

لما اعمضا

اد

دارالعلوم منظر اسلام

بسلسلہ صد سالہ تقریبات دارالعلوم منظر اسلام

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

(ایم اے۔ پی ایچ ڈی)

100

ادارہ منظر اسلام ۰ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سلسلہ مطبوعات نمبر ۲۶

بیاد

شیخ الاسلام مفتی اعظم ہند علامہ شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ

شاہی امام و خطیب جامع مسجد فتحپوری، دہلی

یہ فیضان نظر

سعادت لوح و قلم حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد دامت برکاتہم العالیہ

نام کتاب — امام احمد رضا اور دارالعلوم منتظر اسلام (بریلی شریف) انڈیا

مصنف — پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد (ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی)

صفحات — ۱۶

تعداد — (۳۳۰۰)

سن اشاعت — شعبان المعظم ۱۴۲۳ھ / اکتوبر ۲۰۰۲ء

بلسلسلہ — دوسرا جشن صد (۱۰۰) سالہ دارالعلوم منتظر اسلام (بریلی شریف) انڈیا

سرورق — محمد اظہر، مدنی گرافکس، ایب روڈ، لاہور

جلد ساز — محمد مشتاق، الحسن مارکیٹ، میکوڈ روڈ، لاہور فون: 7231460

قیمت — ۶/- روپے

نوٹ: — شائقین مطالعہ ۶/- روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔

رابطہ

ادارہ مظہر اسلام، لاہور

نئی آبادی، مجاہد آباد، مغلیہ پورہ، لاہور، پاکستان، کوڈ نمبر ۵۴۸۴۰

ماہ و سال — حیات امام احمد رضا علیہ الرحمہ

مرتب: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی

۱۰ شوال ۱۲۷۲ھ /	ولادت باسعادت	۱
۱۴ جون ۱۸۵۶ء		
۱۲۷۲ھ / ۱۸۶۰ء	ختم قرآن کریم	۲
ربیع الاول ۱۲۷۸ھ /	پہلی تقریر	۳
۱۸۶۱ء		
۱۲۸۵ھ / ۱۸۶۸ء	پہلی عربی تصنیف	۴
شعبان ۱۲۸۶ھ / ۱۸۶۹ء	دستار فضیلت	۵
بمقام تیرہ سال، دس ماہ، پانچ دن		
۱۴ شعبان ۱۲۸۶ھ /	آغاز فتویٰ نویسی	۶
۱۸۶۹ء		
۱۲۸۶ھ / ۱۸۶۹ء	آغاز درس و تدریس	۷
۱۲۹۱ھ / ۱۸۷۴ء	ازدواجی زندگی	۸
ربیع الاول ۱۲۹۳ھ /	فرزند اکبر مولانا محمد حامد رضا خاں کی ولادت	۹
۱۸۷۵ء		
۱۲۹۳ھ / ۱۸۷۶ء	فتویٰ نویسی کی مطلق اجازت	۱۰
۱۲۹۴ھ / ۱۸۷۷ء	بیعت و خلافت	۱۱
۱۲۹۴ھ / ۱۸۷۷ء	پہلی اردو تصنیف	۱۲
۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء	پہلا حج اور زیارت حرمین شریفین	۱۳
۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء	شیخ احمد بن زین بن دحلان مکی سے اجازت احادیث	۱۴

۱۵	مفتی مکہ شیخ عبدالرحمن السراج سے اجازت حدیث	۱۲۹۵ھ/۱۸۷۸ء
۱۶	شیخ عابد السندی کے تلمیذ رشید امام کعبہ	
۱۷	شیخ حسین بن صالح اللیل مکی سے اجازت حدیث	۱۲۹۵ھ/۱۸۷۸ء
۱۷	احمد رضا کی پیشانی میں شیخ موصوف کا مشاہدہ انوار البیہ	۱۲۹۵ھ/۱۸۷۸ء
۱۸	مسجد حنیف (مکہ معظمہ) میں بشارت مغفرت	۱۲۹۵ھ/۱۸۷۸ء
۱۹	زمانہ حال کے یہود و نصاریٰ کی عورتوں سے نکاح کے عدم جواز کا فتویٰ	۱۲۹۸ھ/۱۸۸۱ء
۲۰	تحریک ترک گاؤ کشی کا سدباب	۱۲۹۸ھ/۱۸۸۱ء
۲۱	پہلی فارسی تصنیف	۱۲۹۹ھ/۱۸۸۲ء
۲۲	اردو شاعری کا سنگھار ”قصیدہ معراجیہ“ کی تصنیف	قبل ۱۳۰۳ھ/۱۸۸۵ء
۲۳	فرزند اصغر مفتی اعظم ہند محمد مصطفیٰ رضا خاں کی ولادت	۲۲ رزی الحجہ ۱۳۱۰ھ/۱۸۹۲ء
۲۴	ندوۃ العلماء کے جلسہ تاسیس (کانپور) میں شرکت	۱۳۱۱ھ/۱۸۹۳ء
۲۵	تحریک ندوہ سے نلیحدگی	۱۳۱۵ھ/۱۸۹۷ء
۲۶	مقابر پر عورتوں کے جانے کی ممانعت میں فاضلانہ تحقیق	۱۳۱۶ھ/۱۸۹۸ء
۲۷	قصیدہ عربیہ ”آمال الابرار والالام الاشرار“ کی تصنیف	۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء
۲۸	ندوۃ العلماء کے خلاف مفت روزہ اجلاس پٹنہ میں شرکت	رجب ۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء
۲۹	علماء ہند کی طرف سے خطاب ”مجدد مائتہ حاضرہ“	۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء
۳۰	تاسیس دارالعلوم منظر اسلام بریلی	۱۳۲۲ھ/۱۹۰۴ء
۳۱	دوسرا حج اور زیارت حرمین طہیین	۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء

	امام نعبہ شیخ عبداللہ میرداد اور ان کے استاذ شیخ حامد احمد محمد	۳۲
۱۳۲۲ھ/۱۹۰۶ء	جدادی مکی کا مشترکہ استفتاء اور احمد رضا کا فاضلانہ جواب	
۱۳۲۲ھ/۱۹۰۶ء	علماء مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے نام سندات اجازت و خلافت	۳۳
۱۳۲۲ھ/۱۹۰۶ء	کراچی آمد اور مولانا عبدالکریم درس سندھی سے ملاقات	۳۴
	احمد رضا کے عربی فتوے کو حافظ کتب الحرم سید اسمعیل	۳۵
۱۳۲۵ھ/۱۹۰۶ء	خلیل مکی کا زبردست خراج عقیدت	
۱۳ ربيع الاول ۱۳۳۰ھ	شیخ ہدایت اللہ بن محمد بن محمد سعید السندی مہاجر مدنی کا	۳۶
۱۹۱۲ء	اعتراف مجددیت	
۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء	قرآن کریم کا اردو ترجمہ ”کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن“	۳۷
تیم ربيع الاول ۱۳۳۰ھ	شیخ موسیٰ علی الشامی الازہری کی طرف سے خطاب	۳۸
۱۹۱۲ء	”امام الائمہ المجدد الہندہ الامہ“	
	حافظ کتب الحرم سید اسمعیل خلیل مکی کی طرف سے	۳۹
۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء	خطاب ”خاتم الفقہاء والحمد ثین“	
	علم المربعات میں ڈاکٹر سرفیاء الدین کے مطبوعہ	۴۰
قبل ۱۳۳۱ھ/۱۹۱۳ء	سوال کا فاضلانہ جواب	
۱۳۳۱ھ/۱۹۱۳ء	ملت اسلامیہ کیلئے اصلاحی اور انقلابی پروگرام کا اعلان	۴۱
۲۳ رمضان المبارک	بہاولپور ہائی کورٹ کے جسٹس محمد دین کا استفتاء اور	۴۲
۱۳۳۱ھ/۱۹۱۳ء	اس کا فاضلانہ جواب	
	مسجد کانپور کے قضے پر برطانوی حکومت سے معاہدہ	۴۳
۱۳۳۱ھ/۱۹۱۳ء	کرنے والوں کے خلاف ناقدانہ رسالہ	
ماہین ۱۳۳۲ھ/۱۹۱۴ء	ڈاکٹر سرفیاء الدین (وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ)	۴۴
اور (۱۳۳۵ھ/۱۹۱۶ء)	کی آمد اور استفادہ علمی	

۱۹۱۶ھ/۱۳۳۲ھ	انگریزی عدالت میں جانے سے انکار اور حاضری سے استثناء	۴۵
۱۹۱۶ھ/۱۳۳۲ھ	صدر الصدور صوبہ جات دکن کے نام ارشاد نامہ	۴۶
تقریباً ۱۳۳۶ھ/۱۹۱۷ء	تاسیس جماعت رضائے مصطفیٰ، بریلی	۴۷
۱۹۱۸ھ/۱۳۳۷ھ	سجدہ تعظیسی کی حرمت پر فاضلانہ تحقیق	۴۸
۱۹۱۹ھ/۱۳۳۸ھ	امریکی بیباک داں پروفیسر البرٹ ایف پورٹا کو شکست فاش	۴۹
	آنزک نیوٹن اور آئن سٹائن کے نظریات کے خلاف	۵۰
۱۹۲۰ھ/۱۳۳۸ھ	فاضلانہ تحقیق	
۱۹۲۰ھ/۱۳۳۸ھ	رد حرکت زمین پر ۱۰۵ ادلائل اور فاضلانہ تحقیق	۵۱
۱۹۲۰ھ/۱۳۳۸ھ	فلاسفہ قدیمہ کا ردِ بلاغ	۵۲
۱۹۲۱ھ/۱۳۳۹ھ	دوقومی نظریہ پر حرفِ آخر	۵۳
۱۹۲۱ھ/۱۳۳۹ھ	تحریک خلافت کا افشائے راز	۵۴
۱۹۲۱ھ/۱۳۳۹ھ	تحریک ترک موالات کا افشائے راز	۵۵
	انگریزوں کی معاونت اور حمایت کے الزام کے خلاف	۵۶
۱۹۲۱ھ/۱۳۳۹ھ	تاریخی بیان	
۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ/۲۸	وصال پر ملال	۵۷
اکتوبر ۱۹۲۱ء		
کلم ربیع الاول ۱۳۴۰ھ	مدیر ”پیسہ اخبار“ لاہور کا تعزیتی نوٹ	۵۸
۱۳۴۱ھ/ ستمبر ۱۹۲۲ء	سندھ کے ادیب شہیر سرشار عقیلی کا تعزیتی مقالہ	۵۹
	بمبئی ہائی کورٹ کے جسٹس ڈی۔ ایف۔ ملا کا خراج	۶۰
۱۹۳۰ھ/۱۳۴۹ھ	عقیدت	
۱۹۳۲ھ/۱۳۵۱ھ	شاعر مشرق ڈاکٹر محمد اقبال کا خراج عقیدت	۶۱

امام احمد رضا
اور
دارالعلوم منظر اسلام
بریلی شریف

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا:

”جو کچھ اتارا گیا ہے وہ دوسروں تک پہنچادیں۔“

ہاں جو کچھ اتارا گیا تھا اس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے۔ اس میں منقولات بھی

ہیں، اس میں معقولات بھی ہیں۔

تبلیغ و اشاعت کا ذریعہ تقریر بھی ہے، تحریر بھی ہے، دونوں سنت ہیں۔ امام احمد

رضا محدث بریلوی عالیہ الرحمہ (م-۱۹۲۱ء) نے تحریر کو اپنا مؤثر ذریعہ تعلیم و تبلیغ بنایا۔ ان

کی شان کیا بیان کی جائے، منقولات میں عرب و عجم کے علماء و مشائخ نے خوب داد دی اور

معقولات میں دور جدید کے سائنسدانوں نے خوب سراہا۔

مثالی دارالعلوم کے بانی

امام احمد رضا محدث بریلوی عالیہ الرحمہ نے تحریر کے ساتھ ساتھ کچھ عرصہ تدریس و تبحر

ذریعہ تعلیم و تبلیغ بنایا۔ وہ دارالعلوم منظر اسلام کے بانی تھے۔ انہوں نے یہ دارالعلوم اس وقت

قائم کیا جب دشمن اسلام حاکموں نے سنی مسلمانوں کے لئے عرصہ حیات تنگ کر رکھا تھا۔

یہ مدرسہ بعض حیثیات سے نہایت ممتاز تھا:

☆ پہلی بات تو یہ کہ اس میں ایسا فاضل جلیل درس دیتا تھا جس کی نظیر عالم اسلام میں نہ تھی،

☆ دوسری بات یہ کہ یہاں کے طلبہ جو پاک و ہند کے گوشے گوشے اور بیرون ملک سے

آتے تھے، دوسرے مدارس کے طلباء کی طرح صرف زکوٰۃ و خیرات پر نہیں پلتے تھے۔

امام احمد رضا اپنی جیب خاص سے ان کے لیے اہتمام کرتے۔

ایک مثالی دینی مدرسے کے بانی کیلئے ضروری ہے کہ:

☆ — اس میں اخلاص ہو،

☆ — وہ فکر صحیح کا مالک ہو،

☆ — تعلیم کے بارے میں اس کے نظریات واضح اور مفید ہوں۔

جب ہم امام احمد رضا کی حیات و تعلیمات کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہم کو ان کے ہاں یہ ساری خوبیاں نظر آتی ہیں اور دل گواہی دیتا ہے کہ کسی بھی مثالی دینی ادارے کا بانی ہو تو ایسا ہو۔

تبلیغ و اشاعت دین

امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے عہد میں غیر منقسم ہندوستان کے طول و عرض میں بعض مقررین اور واعظین آپ سے سے نسبت ظاہر کر کے تقریروں کے معاوضے لیتے تھے اور چندے مانگتے تھے۔ جب آپ کے علم میں یہ بات آئی تو آپ نے فوراً اپنے دستخط خاص سے ایک بیان جاری فرمایا جس میں اشاعت دین متین کیلئے اپنے موقف و مسلک کی یوں وضاحت فرمائی:

”یہاں بحمد اللہ نہ کبھی خدمت دینی کو کسب معیشت کا ذریعہ بنایا گیا، نہ احباب علمائے شریعت یا برادران طریقت کو ایسی ہدایت کی گئی، بلکہ تاکید اور سخت تاکید کی جاتی ہے کہ دستِ سوال دراز کرنا تو درکنار اشاعت دین اور حمایت سنت میں جلب منفعت مالی کا خیال دل میں بھی نہ لائیں، کہ ان کی خدمت خالصتاً لوجه اللہ ہو۔“

اس بیان سے اندازہ ہوتا ہے کہ امام احمد رضا علیہ الرحمہ پیکر اخلاص و ایثار تھے۔ لینا تو

درکنار مالی منفعت کا خیال بھی گوارا نہ تھا۔

فکر صحیح کے مالک

جہاں تک فکر صحیح کا تعلق ہے امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ کے افکار حق کا معیار تھے۔

۱۔ ماہنامہ رضا، بریلی شریف، شمارہ ذیقعدہ ۱۳۳۸ھ

کے روتوتوں کی وجہ سے بیزار تھے، اس لئے وہ ہر اس فرد یا جماعت سے بیزار تھے جس نے کسی نہ کسی طرح یہود و ہنود اور نصاریٰ کی مدد کی تھی۔ اور جو سلف صالحین کے راستے سے دور جا رہا تھا اور دور لے جا رہا تھا۔ افسوس!

جو بیزار تھا اس کو تاریخ میں نصاریٰ کا محبوب بنا کر دکھایا اور۔۔۔ جو نصاریٰ کا محبوب تھا اس کو نصاریٰ سے بیزار بنا کر دکھایا گیا تا کہ عیب چھپا رہے اور وہ ملامت خلق سے محفوظ رہے۔

راقم نے یہ سارے حقائق اپنی کتاب ”گناہ بے گناہی“ میں بیان کئے ہیں جس کے کئی اردو، انگریزی ایڈیشن ہندوستان، پاکستان اور افریقہ وغیرہ سے شائع ہو چکے ہیں۔

امام احمد رضا کے تعلیمی نظریات

جیسا کہ عرض کیا گیا کہ کسی بھی دینی مدرسے کے بانی کیلئے ضروری ہے کہ اخلاص و فکر صحیح کے ساتھ ساتھ تعلیم کے بارے میں اس کے نظریات واضح اور مفید ہوں۔ اس پہلو سے جب ہم امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے تعلیمی نظریات کا مطالعہ کرتے ہیں تو وہ ایک بے مثال ماہر تعلیم نظر آتے ہیں۔ یہاں چند نکات پیش کئے جاتے ہیں:

اسلامی تصور:

اسلام کی تعلیم کو بنیادی حیثیت حاصل ہونی چاہیے۔ تعلیم کا محور دین اسلام ہونا چاہیے کیونکہ ملت اسلامیہ کے ہر فرد کے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ وہ کیا ہے اور اس کا دین کیا ہے؟

مقصدیت:

بنیادی مقصد خداری اور رسول شناسی ہونا چاہیے۔ تاکہ ایک عالمگیر فکر ابھر کر سامنے آئے۔۔۔ سائنس اور مفید علوم عقلیہ کی تحصیل میں مضائقہ نہیں مگر بعیت اشیاء سے زیادہ خالق اشیاء کی معرفت ضروری ہے۔

اولیت:

ابتدائی سطح پر رسول اللہ ﷺ کی محبت و عظمت کا نقش طالب علم کے دل پر بٹھا دیا جائے

کہ اس وقت کا بتایا ہوا پتھر کی لکیر ہوتا ہے — حضور اکرم ﷺ کی محبت کے ساتھ ساتھ آل و اصحاب اور اولیاء و صلحاء کی محبت و عظمت کے نقوش بھی قائم کر دیئے جائیں۔

صداقت:

جو کچھ پڑھایا جائے وہ حقائق پر مبنی ہو، جھوٹی باتیں انسانی فطرت پر برا اثر ڈالتی ہیں۔ جس طرح جسم کے لیے صحیح غذا ضروری ہے، اسی طرح ذہن اور دماغ کے لیے بھی صحیح غذا ضروری ہے۔ فکری صحت اسی سے وابستہ ہے۔

افادیت:

انہی علوم کی تعلیم دی جائے جو دین و دنیا میں کام آئیں، غیر مفید اور غیر ضروری علوم کو نصاب سے خارج کر دیا جائے۔ اس سے افراد کی توانائی، مال اور عمر تینوں ضائع ہوتے ہیں۔ جو ایک بڑا قومی نقصان ہے۔

للہیت:

اساتذہ کے لیے لازم ہے کہ ان کے دل میں اخلاص و محبت اور قومی تعمیر کی لگن ہو۔ وہ علم کو کھانے کمانے کا ذریعہ نہ بنائیں بلکہ طلبہ کے لیے ایک اعلیٰ نمونہ ہوں۔

حمیت و غیرت:

طلبہ میں خود شناسی اور خود داری کا جوہر پیدا کیا جائے تاکہ وہ دست سوال دراز کرنے کے عادی نہ ہو جائیں۔ اور اپنا یہ جوہر کھو کر معاشرے کے لیے ایک بوجھ اور اسلام کے لیے ایک داغ نہ بن جائیں۔

حرمت:

طلبہ کے دل میں تعلیم اور متعلقات تعلیم کا احترام پیدا کیا جائے۔

صحبت:

طالب علم کو بری صحبت سے بچایا جائے کہ یہی عمر بننے اور بگڑنے کی ہوتی ہے۔ امام احمد رضا مفید کھیل اور سیر و تفریح کو بھی ضروری قرار دیتے ہیں۔ تاکہ طالب علم کی طبیعت میں

نشاط و انبساط پیدا ہو۔ اور وہ مسلسل تحصیل علم سے اکتانہ جائے۔

سکینت:

امام احمد رضا سکینت پر زور دیتے ہیں یعنی تعلیمی ادارے کا ماحول پرسکون اور پروقار ہونا چاہیے تاکہ طالب علم کے دل میں وحشت اور انتشار فکر نہ ہو۔

مندرجہ بالا نکات سے اندازہ ہوتا ہے۔ امام احمد رضا محدث بریلوی عالیہ الرحمہ تعلیم و تعلم کے نشیب و فراز سے اچھی طرح باخبر تھے۔ ان نکات کی روشنی میں جب ہم اپنے جدید تعلیمی اداروں کے نصاب، تعلیمی ماحول اور طالب علم کی نفسیات دیکھتے ہیں تو حیرت ہوتی ہے کہ ترقی کے دعوے داروں نے کیا کیا اور خلوت نشین ایک بزرگ نے کیا کہا اور کیا کیا۔ جن کو لوگ کچھ نہیں سمجھتے حقیقت میں وہی سب کچھ ہیں۔ ڈاکٹر سر ضیاء الدین مرحوم جب ریاضی کے ایک مسئلے میں الجھے تو پروفیسر سید سلیمان اشرف بہاری نے ان کو مشورہ دیا کہ اس الجھن کو سلجھانے کیلئے امام احمد عالیہ الرحمہ سے رجوع کریں تو ڈاکٹر سر ضیاء الدین حیران رہ گئے۔ کہ ایک گوشہ نشین عالم کیا بتائے گا؟ لیکن جب وہ حاضر ہوئے اور وہ مسئلہ سامنے رکھا گیا تو امام احمد رضا عالیہ الرحمہ نے چند لمحوں میں حل کر کے رکھ دیا۔ اور ڈاکٹر سر ضیاء الدین حیران رہ گئے اور چلتے وقت سید سلیمان اشرف بہاری سے فرمایا کہ:

”یہ شخص ”نوبل پرائز“ کا مستحق ہے۔۔۔ یہ کسی علم نہیں ہے یہ تو وہی علم ہے“

تو میں عرض کر رہا تھا کہ جن کو لوگ کچھ نہیں سمجھتے وہی سب کچھ ہیں۔ امام احمد

رضا محدث بریلوی عالیہ الرحمہ جیسے ماہر تعلیم نے ۱۳۲۲ھ / ۱۹۰۴ء میں دارالعلوم منظر اسلام، بریلی شریف میں قائم کیا اور شان اخلاص یہ کہ پہلے سال کے تمام اخراجات اپنی جیب خاص سے عنایت فرمائے۔ امام احمد رضا عالیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا ہے کہ:

”وہ تیرہ برس دس مہینے چار دن میں درس سے فارغ ہوئے (یعنی تقریباً

۱۲۸۶ھ / ۱۸۷۰ء میں)۔ اور چند سال طلبہ کو پڑھایا۔“

حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا خاں عالیہ الرحمہ نے فرمایا:

”اعلیٰ حضرت نے زمانہ طالب علمی میں طلبہ کو پڑھایا۔“^۱

ان دونوں بیانوں میں تطبیق اس طرح ہو سکتی ہے کہ امام احمد رضا عالیہ الرحمہ نے

۱۲۸۶ھ/۱۸۷۰ء میں فارغ ہونے کے بعد گھر ہی پر چند سال طلبہ کو پڑھایا۔ — کیونکہ منظر

اسلام تو بہت بعد میں ۱۹۰۲ء قائم ہوا پھر کچھ عرصہ منظر اسلام میں بھی پڑھایا ہو، بعد میں گونا گوں

علمی مصروفیات کی وجہ سے گھر پر صرف مخصوص طلبہ کو مخصوص علوم و فنون کا درس دیتے رہے۔ —

بہر حال اس میں کوئی شک نہیں کہ

☆ — دارالعلوم منظر اسلام کے بانی امام احمد رضا عالیہ الرحمہ تھے۔

☆ — مہتمم حضرت حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا خاں عالیہ الرحمہ اور

☆ — منتظم امام احمد رضا عالیہ الرحمہ کے چھوٹے بھائی مولانا حسن رضا خاں عالیہ الرحمہ^۲

حجۃ الاسلام مہتمم بھی تھے اور شیخ الحدیث بھی — منقولات اور معقولات کی اعلیٰ

درجے کی کتابیں پڑھاتے تھے۔ اس کا اندازہ ”الدولۃ المکیہ“ (۱۹۰۵ء) اور ”الاجازۃ المکتبہ“

(۱۹۰۶ء) کے اردو ترجمے اور دوسری عربی اور اردو تحریروں سے ہوتا ہے۔ — حجۃ الاسلام نے

دارالعلوم منظر اسلام کو خوب ترقی دی، چنانچہ جب مولانا سلامت اللہ نقشبندی مجددی

(م-۱۳۳۸ھ/۱۹۱۹ء) نے دارالعلوم منظر اسلام کا معائنہ فرمایا تو اپنی رپورٹ میں لکھا:

”جس کی نظیر اقلیم ہند میں نہیں“^۳

دارالعلوم منظر اسلام کا جلسہ تقسیم اسناد

امام احمد رضا عالیہ الرحمہ کے وصال کے ایک عرصے بعد جب شعبان المعظم ۱۳۵۲ھ/

۱۹۳۲ء میں جلسہ تقسیم اسناد ہوا تو اس میں عمائدین ہند کے علاوہ درگاہ جمیر شریف کے دیوان

۱۔ سلامت اللہ اہل السنہ، ص ۵۳، مطبوعہ بریلی ۱۳۳۲ھ

۲۔ ابراہیم خوشتر صدیقی، علامہ: تذکرہ جمیل، ص ۱۷۹، مطبوعہ دہلی

۳۔ ایضاً۔

سید آل رسول علی خاں غایہ الرحمہ اور علی پور سیداں (پنجاب، پاکستان) کے مشہور و معروف شیخ
وقت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ نقشبندی مجددی محدث علی پوری خصوصاً مہمانوں کی ایشیت
سے شریک ہوئے۔

تعلیم کے اہداف

تعلیم کے جزوی طور پر ایک ہدف نہیں کئی اہداف ہو سکتے ہیں، مگر مجموعی طور پر ایک
ہدف ہونا چاہئے تاکہ ملت کے فکر و عمل کی تعمیر ہو۔ الحمد للہ! دارالعلوم منظر اسلام کو قائم
ہوئے آج ایک صدی گزر چکی ہے، لیکن روز اول جس فکر کی داغ بیل ڈالی گئی تھی آج وہی فکر
پھل پھول کر سارے عالم میں پھیل رہی ہے۔

جس کا خاص امتیاز رسول اللہ ﷺ سے سچی محبت، دشمنان اسلام اور گستاخان رسول

سے شدید نفرت و عداوت ہے۔

اس میں شک نہیں کوئی دشمن رسول اور کوئی گستاخ رسول محبت و احترام کے لائق
نہیں، ہاں ہدایت و نصیحت کی نیت سے شفقت و مہربانی حضور ﷺ کی سنت ہے۔
علمائے حق اور امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے اس سنت کو نہیں چھوڑا اور اپنی شفقت سے لاکھوں
گمراہوں کو ہدایت کی راہ دکھائی۔

کسی بھی دارالعلوم کی تعمیر و تشکیل کیلئے:

☆ — توکل بھی ضروری ہے۔

☆ — استاد بھی ضروری ہے۔

☆ — طالب علم بھی ضروری ہے۔

☆ — نصاب بھی ضروری ہے۔ اور

☆ — فنڈ بھی ضروری ہے۔

دور جدید کے مدارس میں ان ضرورتوں کو معکوس کر دیا گیا ہے۔ توکل کا نام و

نشاں نہ رہا، استاد کی قدر و قیمت گھٹ رہی ہے، طالب علم کا کوئی پرسان حال نہیں، نصاب کی کوئی پروا نہیں، عمارت کی تھوڑی بہت پروا ہے، سارا زور فنڈز کی فراہمی اور اسراف و تبذیر پر ہے۔ اس میں شک نہیں دارالعلوم کی روح استاد ہے، استاد اچھا ہے تو سب کچھ اچھا ہے۔ نصاب کی اہمیت اپنی جگہ مگر استاد کی بات استاد ہی کے ساتھ ہے۔ دارالعلوم منظر اسلام کے اساتذہ میں ایک سے ایک اعلیٰ استاد نظر آتا ہے۔

طلبہ کی تربیت و کردار کی تعمیر

امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے اپنے طلبہ کو بے پناہ شفقت دی، حوصلہ دیا، ہمت دی، مرٹنے کا جذبہ عطا فرمایا، احساس کمتری میں مبتلا نہ ہونے دیا، طلبہ پر وہ مہربانیاں کہ باید و شاید۔ کیلے فورنیا یونیورسٹی، امریکہ کی ایک فاضلہ نے لکھا ہے کہ احمد رضا عید، بقر عید پر طلباء کے لیے نئے نئے کھانے پکوانے۔ ان کے دل پسند اور مرغوب کھانے، کھلا کھلا کر خوش ہوتے تھے۔

وہ اپنے طلباء کو تیسوں کی طرح نہیں پالتے تھے، بلکہ بیٹوں کی طرح ان کی پرورش کرتے تھے۔

امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے طلبہ کو وہ کچھ دیا جو ایک نہایت مشفق و مہربان باپ اپنی اولاد کو دیا کرتا ہے۔ انہوں نے طلبہ کی تربیت فرمائی۔ اٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے، پہننے اوڑھنے، رہنے سہنے، بولنے چالنے، اور لکھنے پڑھنے کا سلیقہ سکھایا، مہذب و شائستہ بنایا۔ دور جدید میں اکثر جدید و قدیم مدارس میں تربیت مفقود ہے، حرص و آرزو، حاضر و موجود، تربیت ہو تو کیونکر ہو، تعلیم ہو تو کیونکر ہو؟۔ تعلیم و تربیت خلوص کے ماحول میں پروان چڑھتے ہیں، امن دیا، خلوص دیا، سب کچھ دیا۔

وقت کی قدر و منزلت

طالب علم و استاد کیلئے سب سے بڑی بات وقت کی قدر و منزلت کی ہے۔ امام

فرش و فروش سنت ہے

دور جدید کا مزاج اسراف پسند ہے بلکہ تہذیب پر پسند — اس کو شاندار عمارتیں اچھی لگتی ہیں، وہ اسی کو سب کچھ سمجھتا ہے — حالانکہ ہماری تاریخ جس پر ہمیں بجا طور پر فخر ہے چراغ کی روشنی میں فرش پر بنی ہے — فرش کو عالی نسبتیں حاصل ہیں — راقم نے ہمیشہ فرش ہی کو باعث فخر جانا اور اسی پر تمام علمی کام کئے اور کر رہا ہے —

دارالعلوم منظر اسلام کی شاندار عمارت نہ سہی، فرنیچر و شاندار فرش و فروش نہ سہی، مگر جو کام ہو رہا ہے وہ شاندار ضرور ہے، اس کا ایک مزاج ہے — ایک صدی گزر جانے کے بعد وہ مزاج نہیں بدلا، اس سے استقامت کا اندازہ ہوتا ہے — وہ ایمان دے رہا ہے، وہ محبت رسول ﷺ کے تحفے تقسیم کر رہا ہے، یہ بانی کی کرامت ہے، یہ مہتممین اور منتظمین کی مسلسل جدوجہد کا نتیجہ ہے۔

امام احمد رضا علیہ الرحمہ، حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا خاں علیہ الرحمہ، مفسر قرآن حضرت مولانا محمد ابراہیم رضا خاں علیہ الرحمہ حضرت مولانا محمد سبحان رضا خاں علیہ الرحمہ کی ارواح پاک پر ہزاروں لاکھوں سلام ہوں —

مولائے کریم حضرت علامہ محمد سبحان رضا خاں دامت برکاتہم العالیہ کا ظل ہمایونی قائم و دائم رکھے، ان کا علمی اور روحانی فیض جاری و ساری رہے اور دارالعلوم منظر اسلام شب و روز آپ کی سرپرستی میں ترقی کرتا رہے۔ آمین ثم آمین!

ہر لحظہ نیا طور نئی برق تجلی

اللہ کرے مرحلہ شوق نہ ہو طے

احقر

محررہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

کراچی

۱۲ محرم الحرام ۱۴۲۲ھ

۱۷ اپریل ۲۰۰۱ء

۱۔ دارالعلوم منظر اسلام کے صد (۱۰۰) سالہ جشن ۲۰۰۱ء کے موقع پر درج ذیل رسائل نے عظیم الشان نمبر شائع کئے ہیں:

(i) ماہنامہ ”معارف رضا“ صد (۱۰۰) سالہ دارالعلوم منظر اسلام نمبر، کراچی شمارہ جولائی تا ستمبر ۲۰۰۱ء

(ii) ماہنامہ ”اعلیٰ حضرت“ صد سالہ (۱۰۰) منظر اسلام نمبر، بریلی (قسط اول) شمارہ مئی تا جولائی ۲۰۰۱ء

(iii) ماہنامہ ”اعلیٰ حضرت“ صد سالہ (۱۰۰) منظر اسلام نمبر، بریلی (قسط دوم) شمارہ اپریل تا جون ۲۰۰۲ء

مسلمان اپنی حالت زار کیسے سدھاریں

آج سے تقریباً ۹۰ سال قبل امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ والرضوان نے اس سوال کے جواب میں کہ: ”فی زمانہ مسلمان اپنی حالت کیسے سدھاریں اور فرنگیوں اور کافروں کی چیرہ دستیوں سے خود کو کیسے محفوظ رکھ سکیں“ — ایک اہم لائحہ عمل پیش کیا تھا اور فرمایا تھا کہ مسلمان اگر اس پروگرام پر خلوص نیت اور ملی یگانگت کے ساتھ عمل پیرا ہو جائیں تو ان شاء اللہ ان کے حالات سدھر جائیں گے اور وہ سیاسی و معاشی طور پر ایک مستحکم قوم بن کر ابھریں گے۔ اس لائحہ عمل کے اہم نکات یہ ہیں:

- ① مسلمان اپنے آپس کے تمام تنازعات ایک پنچایتی نظام کے تحت خود طے کریں، بنو دو نصاریٰ سے نہ کوئی مدد لیں اور نہ ان کو اپنے آپس کے معاملات میں مداخلت کا موقع دیں۔
- ② مسلمان کفایت شعاری اور بچت کی عادت کو اپنا کر اپنا قومی سرمایہ بڑھائیں اور صنعت و حرفت اور تجارت میں سرمایہ کاری کے ذریعہ اپنی اقتصادی خوشحالی میں اضافہ کریں۔
- ③ تمام مسلمان مل کر اپنی صنعت و حرفت اور تجارت کے فروغ کیلئے ایک مشترکہ منڈی بنائیں تاکہ مسلمان ایک دوسرے کے وسائل سے بھرپور طور پر استفادہ کر سکیں۔
- ④ یہود و نصاریٰ کے وضع کردہ بینکنگ سسٹم میں اپنا پیسہ لگانے کی بجائے مسلمان اسلامی طرز پر اپنا علیحدہ بینکنگ سسٹم قائم کریں تاکہ غیر قوموں کے اقتصادی غلبہ سے آزادی ملے۔
- ⑤ مسلمان تعلیم کے فروغ پر خصوصی توجہ دیں لیکن علم دین لازمی طور پر حاصل کریں تاکہ دنیوی علوم اسلام کے فروغ اور مسلمانوں کی من حیث القوم ترقی مسلم امہ کی قوت و طاقت بڑھانے میں مدد و معاون ثابت ہوں۔
- ⑥ صاحب استطاعت مسلمان فرنگیوں اور کافروں کے خلاف جہاد میں دامے، درہمے، قدمے، سخنے جس طرح ممکن ہو حصہ لیں — اور سلطنت اسلامی کی ہر طرح اعانت و معاونت ان پر فرض ہے۔

میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارہا ناں نہیں

ہفت روزہ ”اخبار جہاں“ کراچی، شمارہ ۲۸ جولائی ۱۹۹۵ء میں ”مکتوب دہلی“ کے عنوان سے سید عبدالوحید حسینی کا ایک مقالہ شائع ہوا ہے۔ جس میں فاضل مقالہ نگار نے بھارت کی جنگی تیاریوں پر خرچ ہونے والے ٹھہریوں روپے کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

”ہندوستان کے وزیراعظم نرسیما راؤ نے بریلی میں حضرت امام احمد رضا کے مزار کی تزئین و آرائش اور جدید کمپلیکس کی تعمیر کے لیے ایک کروڑ روپیہ دینے کی پیش کش کی ہے۔ ہندوستان کے وزیر مملکت برائے امور خارجہ سلمان خورشید ایک کروڑ روپیہ نے کر دربار پہنچ گئے۔ مگر پانچ ہزار سے زائد مسلمانوں کے ہجوم نے وزیراعظم کو مزار پر جانے سے روک دیا۔ مشتعل ہجوم نے وزیر مملکت کو ایک کروڑ روپے کے بریف کیس سمیت بھگا دیا۔“

آپ ”مکتوب دہلی“ کے نامہ نگار کے الفاظ کو بار بار پڑھیں اور دیکھیں کہ اعلیٰ حضرت عالیہ الرحمہ کے غریب نام لیوا اور ان کے مزار کے تہی دست سجادہ نشین کس ملی میرت سے اتنی خطیر رقم کو ٹھکرار ہے ہیں۔ ہندوستان میں ایک کروڑ کی رقم کوئی معمولی رقم نہیں۔ مگر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی عالیہ الرحمہ کی روح آج بھی پکار رہی ہے:

”میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارہا ناں نہیں!

آج بریلی میں اعلیٰ حضرت عالیہ الرحمہ کے مزار کی از سر نو تعمیر ہو رہی ہے۔ مسجد کو وسیع کیا جا رہا ہے۔ ایک عظیم الشان لائبریری قائم ہو رہی ہے۔ ایک اشاعتی اشارہ قائم ہو رہا ہے۔ ایک دارالافتاء کا سیکرٹریٹ بنایا جا رہا ہے۔ یہ کروڑوں روپے کا منصوبہ ہے مگر اعلیٰ حضرت عالیہ الرحمہ کے جانشین کسی ایسی رقم کی طرف ہاتھ نہیں بڑھاتے جس سے اعلیٰ حضرت عالیہ الرحمہ کی غیرت پر حرف آئے۔

امام ربانی فاؤنڈیشن، کراچی

زیر سرپرستی: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی۔ ایم اے، پی ایچ ڈی

۳۰ مئی ۲۰۰۲ء بروز جمعرات ”امام ربانی فاؤنڈیشن، کراچی“ کا قیام عمل میں لایا گیا۔
— فاؤنڈیشن کے معاملات ایک انتظامی بورڈ چلا رہا ہے۔

امام ربانی فاؤنڈیشن کے قیام کے اغراض و مقاصد:

- حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کی تصانیف اور تالیفات کی طباعت و اشاعت۔
- آپ سے متعلق لٹریچر کی مختلف زبانوں یعنی اردو، ہندی، انگریزی، ترکی، فارسی، عربی اور روسی زبانوں میں اشاعت۔
- آپ کی تصانیف کی علاقائی زبانوں پنجابی، پشتو، سندھی، بلوچی میں اشاعت۔
- مکتوباتِ امام ربانی کی روشنی میں عقائد اہل سنت پر ایک کتاب کی تیاری۔
- اس غلط فہمی کا ازالہ کرنا کہ آپ کے عقائد اہل سنت و جماعت کے عقائد سے الگ ہیں۔
- دور جدید کی اصلاح اور رہنمائی کے لیے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی تبلیغ و ارشاد کو عام کرنا۔
- تعلیمی نصاب میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی تعلیمات کو شامل کرانا۔
- دنیا بھر کی یونیورسٹیوں میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ پر تحقیق کو آگے بڑھانا۔
- (اب تک پانچ محققین مختلف یونیورسٹیوں سے ڈاکٹریٹ کر چکے ہیں)۔
- دنیا بھر میں نقشبندی مجددی مشائخ کے اسماء گرامی اور ان کے پتوں کا حصول، حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ پر ان کے علمی اور تحقیقی کام سے آگاہی اور اس لٹریچر کا حصول۔
- سب سے بڑھ کر حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی یہ ت مبارکہ کی روشنی میں اتباع سنت نبوی ﷺ اور مشق مصطفیٰ ﷺ کا فروغ۔
- امام ربانی کانفرنس کا سالانہ انعقاد اور کانفرنس کے موقع پر مجلہ ”یادگار مجدد“ کی اشاعت۔

← آپ کے علم میں اگر حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ سے متعلق علمی اور تحقیقی لٹریچر ہو تو مطلع فرمائیں اور مالی تعاون فرمائیں۔ یہ مالی تعاون قرضِ حسنہ، عطیات اور کتاب کی خریداری کی صورت میں ہو سکتا ہے۔

رابطہ: اے ون۔ پلاٹ نمبر ۲۳/سی، اسٹیڈیم لین ۴۔ خیابان شمشیر، فیزہ۔ ڈی ایچ اے، کراچی

امام ربانی فاؤنڈیشن، کراچی

زیر سرپرستی: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی۔ ایم اے، پی ایچ ڈی

۳۰ مئی ۲۰۰۲ء بروز جمعرات ”امام ربانی فاؤنڈیشن، کراچی“ کا قیام عمل میں لایا گیا۔
— فاؤنڈیشن کے معاملات ایک انتظامی بورڈ چلا رہا ہے۔

امام ربانی فاؤنڈیشن کے قیام کے اغراض و مقاصد:

- حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کی تصانیف اور تالیفات کی طباعت و اشاعت۔
- آپ سے متعلق لٹریچر کی مختلف زبانوں یعنی اردو، ہندی، انگریزی، ترکی، فارسی، عربی اور روسی زبانوں میں اشاعت۔
- آپ کی تصانیف کی علاقائی زبانوں پنجابی، پشتو، سندھی، بلوچی میں اشاعت۔
- مکتوباتِ امام ربانی کی روشنی میں عقائد اہل سنت پر ایک کتاب کی تیاری۔
- اس غلط فہمی کا ازالہ کرنا کہ آپ کے عقائد اہل سنت و جماعت کے عقائد سے الگ ہیں۔
- دور جدید کی اصلاح اور رہنمائی کے لیے حضرت مجدد الف ثانی عالیہ الرحمہ کی تبلیغ و ارشاد کو عام کرنا۔
- تعلیمی نصاب میں حضرت مجدد الف ثانی عالیہ الرحمہ کی تعلیمات کو شامل کرانا۔
- دنیا بھر کی یونیورسٹیوں میں حضرت مجدد الف ثانی عالیہ الرحمہ پر تحقیق کو آگے بڑھانا۔
- (اب تک پانچ محققین مختلف یونیورسٹیوں سے ڈاکٹریٹ کر چکے ہیں)۔
- دنیا بھر میں نقشبندی مجددی مشائخ کے اسماء گرامی اور ان کے پتوں کا حصول، حضرت مجدد الف ثانی عالیہ الرحمہ پر ان کے علمی اور تحقیقی کام سے آگاہی اور اس لٹریچر کا حصول۔
- سب سے بڑھ کر حضرت مجدد الف ثانی عالیہ الرحمہ کی یہ ت مبارکہ کی روشنی میں اتباع سنت نبوی ﷺ اور مشق مصطفیٰ ﷺ کا فروغ۔
- امام ربانی کانفرنس کا سالانہ انعقاد اور کانفرنس کے موقع پر مجلہ ”یادگار مجدد“ کی اشاعت۔

← آپ کے علم میں اگر حضرت مجدد الف ثانی عالیہ الرحمہ سے متعلق علمی اور تحقیقی لٹریچر ہو تو مطلع فرمائیں اور مالی تعاون فرمائیں۔ یہ مالی تعاون قرضِ حسنہ، عطیات اور کتاب کی خریداری کی صورت میں ہو سکتا ہے۔

رابطہ: اے ون۔ پلاٹ نمبر ۲۳/سی، اسٹیڈیم لین ۴۔ خیابان شمشیر، فیزہ۔ ڈی ایچ اے، کراچی

لما احمرضا

اد

دارالعلوم منظر اسلام

بسلسلہ صد سالہ تقریبات دارالعلوم منظر اسلام

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

(ایم اے۔ پی ایچ ڈی)

100

ادارہ منظر اسلام ۰ لاہور